33763-بیرا پینے کا حکم

سوال

بیرا پینے کا حکم کیا ہے، یہ علم میں رہے کہ بیرا کی دو قسمیں ہیں، ایک تو الکحل پر مشتمل ہے، اور دوسری قسم میں الکحل نہیں پائی جاتی، توکیا یہ نشہ آور اشیاء میں شامل ہوتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

بیرے کی دونوں قسموں میں فرق کرنا ضروری ہے :

پہلی قسم :

نشہ آور بیرا جو بعض ممالک میں فروخت کیا جاتا ہے، تو یہ بیرا شراب ہے اوراس کی خرید و فروخت اور پینا حرام ہے .

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"ہر نشہ آور خمر (یعنی شراب) ہے، اور ہر نشہ آور حرام ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر(2003).

اس کی کثیر مقدار پینا بھی حرام ہے، اور قلیل مقدار بھی چاہے ایک قطرہ ہی ہو، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس کی کثیر مقدار نشہ آور ہو تو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے"

سنن ترمذی حدیث نمبر(1865) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح کہا ہے .

دوسری قسم :

غیر نشہ آور بیرا، یا تو وہ بالکل الکحل سے خالی ہو، یا پھر اتنی قلیل سی الکحل ہو کہ وہ نشہ کی حد تک نہ پہنچ سکے چاہے اس کی کتنی بھی زیادہ مقدار انسان پیئے تو اسے نشہ نہ آئے تو اس کے متعلق علماء کرام نے حلال کا فتوی دیا ہے .

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"ہماری مارکیٹوں میں جو بیرا موجود ہے وہ حلال ہے، کیونکہ ذمہ داران کی جانب سے چیک کردہ ہے، اور بالکل الکحل سے خالی ہے، اور ہر کھانے پینے اور پہننے والی اشیاء میں حلت ہے حتی کہ اس کی حرمت کی کوئی دلیل ثابت ہو جائے .

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.**{وہ اللہ جس نے زمین کی ساری چیزوں کو تمہارے لیے پیدا کیا}**.البقرۃ(29).

توجو انسان بھی کسی چیز کے متعلق کہے کہ یہ پینے والی یا کھانے والی یہ چیز حرام ہے، یا یہ لباس حرام ہے تو آپ اسے کہیں کہ: آپ اس کی دلیل دیں، اگر تو وہ اس کی دلیل دے تو دلیل کے مقتضی پر عمل کیا جائیگا، اور اگر وہ دلیل نہ دے تو اس کا قول مردود ہے مانا نہیں جائیگا.

کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

.**{اللہ وہ ہے جس نے زمین کی ساری اشیاء کو تمہارے لیے پیدا کیا ہے}**.البقرۃ(29).

ہر وہ چیز جو زمین میں ہے وہ اللہ تعالی نے ہمارے لیے پیدا کی ہے، اور اس عموم کی "جمیعا" کے قول کے ساتھ تاکید کی ہے، اور پھر اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان یہ بھی ہے:

.**{اور اللہ تعالی نے اس کی تفصیل بتا دی ہے جو تم پر حرام کیا ہے}**.الانعام(119).

تو حرام چیز کے لیے ضروری ہے کہ اس کی حرمت کی تفصیل اور معروف ہو، توجو ایسی نہیں وہ حرام نہیں ہوگی، چنانچہ حرمین کی ہماری مارکیٹوں میں موجود بیرا حلال ہے، ان شاء اللہ اس میں کوئی اشکال نہیں.

اور یہ گمان مت کریں کہ شراب کا کچھ تناسب بھی کسی چیز میں پایا جائے تو اسے حرام کر دیگا، بلکہ اگر اتنا تناسب ہو کہ وہ اثر انداز ہو یعنی اگر انسان اس شراب سے مخلوط چیز کو پیئے تو نشہ آ جائے تو یہ حرام ہوگا، لیکن اگر وہ تناسب اتنا قلیل ہو کہ اس کا اثر ختم ہو جائے اور تو یہ حلال ہے.

اور بعض لوگ یہ خیال کر بیٹھے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان:

"جس کی کثیر مقدار نشہ آور ہو تو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے"

اس کا معنی یہ ہے کہ: جو قلیل سی چیز بھی کسی دوسری میں ملائی جائے تو وہ حرام ہے، چاہے جس میں ملائی جا رہی ہے وہ کثیر ہی ہو، یہ سمجھ اور خیال غلط ہے، چنانچہ حدیث: "جس کی زیادہ مقدار نشہ آور ہو تو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے" کا معنی یہ ہے کہ:

یعنی وہ چیز اگر زیادہ مقدار میں استعمال کی جائے تو اس سے نشہ ہو جائے، اور اگر اس کی مقدار کم کی جائے تو نشہ نہ ہو، تو اس کی قلیل اور کثیر مقدار حرام ہوگی، کیونکہ ہو سکتا ہے آپ قلیل مقدار پیئں جس سے نشہ نہ ہو، اور پھر وہ چیز آپ کو دعوت دے تو آپ زیادہ مقدار پی لیں تو نشہ آ جائے، لیکن جس چیز میں نشہ آور چیز ملائی گئی ہو اور اس کی نسبت بہت ہی قلیل ہو اور وہ اس پر اثر انداز نہ ہوتی ہو تو یہ حلال ہے، اور اس حدیث کے تحت داخل نہیں ہوتی" اھ

الباب المفتوح(3/381–382).

واللہ اعلم.